Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

یوم پنجشنبہ
۷ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ — ۲۵ تبوک ۱۳۳۱ ہش — ۲۵ ستمبر ۱۹۵۲ء — نمبر ۲۲۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو بخار ایک سو درجہ سے اوپر ہے۔ دل میں کمزوری کی شکایت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

"جہانگیر" ہفتہ کے روز کراچی پہنچے گا

کراچی ۲۴ ستمبر۔ حاجیوں کا جہاز "جہانگیر" ۷۲۰ حاجیوں کو لے کر ہفتہ کے روز جدہ سے کراچی پہنچ رہا ہے۔

ڈاکٹر گراہم نے جنیوا کانفرنس کی رپورٹ سلامتی کونسل کو ارسال کردی

جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی سلامتی کونسل اس رپورٹ پر غور کرے گی

نیو یارک ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے کشمیر کے متعلق جنیوا کانفرنس کی رپورٹ سلامتی کونسل کو بھیج دی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس رپورٹ کی ایک ایک نقل ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو بھی ارسال کی گئی ہے۔ خیال ہے کہ سلامتی کونسل جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل اس رپورٹ پر بحث کرے گی۔ اسمبلی کا اجلاس اکتوبر میں شروع ہو رہا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ یہ رپورٹ نہ صرف جنیوا کانفرنس کی بات چیت پر مشتمل ہے بلکہ اس سے قبل نیو یارک میں جو بات چیت ہوئی تھی رپورٹ میں اس کے متعلق بھی اظہار خیال کیا گیا ہے۔

ڈھاکہ ۲۴ ستمبر۔ مشرقی بنگال میں حکومت کی احتیاطی تدابیر کے نتیجے میں پٹ سن کی ناجائز برآمد تقریباً بالکل بند ہو گئی ہے۔ چنانچہ اب پٹ سن کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

مرکز پنجاب، سرحد اور ریاست بہاولپور کی غلہ کی تمام ضروریات پوری کرے گا

سندھ میں ضرورت کے مطابق کافی اناج پیدا ہوا ہے، وہاں اناج کی کوئی قلت نہیں ہے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ مرکزی وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار لاہور میں غذائی صورت حال کے بارے میں تین دن سے جو مشورے کر رہے تھے وہ آج ختم ہو گئے۔ اس سلسلے میں آخری بات چیت انہوں نے سرحد کے وزیر خوراک میاں جعفر شاہ سے کی۔ ان مذاکرات کے بعد انہوں نے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ مرکز اس بات پر تیار ہو گیا ہے کہ وہ پنجاب، صوبہ سرحد اور ریاست بہاولپور کو ان کی ضرورت کا پورا اناج دے۔ سندھ میں پہلے ہی کافی گیہوں پیدا ہوا ہے اسے صرف اتنا گیہوں دیا جائے گا جتنا اس سے قرض لیا گیا تھا۔ آج کی کانفرنس میں سرحد کے مختلف علاقوں اور شہروں میں گیہوں کی بہم رسانی اور پیداوار بڑھانے کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور اس بارے میں متعدد سکیمیں منظور کی گئیں۔

مصری عوام کے سوا کوئی طاقت مجھے وفد پارٹی کی قیادت سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتی (نحاس)

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ وفد پارٹی کے مشہور رہنما مصطفٰے نحاس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مصری عوام کے سوا کوئی دوسری طاقت مجھے وفد پارٹی کی قیادت سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ میں مصری عوام کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کر چکا ہوں انہیں مجھ پر پورا اعتماد ہے۔ حکومت مصر نے انہیں پارٹی کی قیادت سے دستبردار ہونے کا جو مشورہ دیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے آج انہوں نے یہ بیان دیا۔ وفد پارٹی کے دیگر ممتاز لیڈروں نے بھی ایک مشترکہ بیان میں مصطفٰے نحاس کی پوری حمایت کرنے کا عہد کیا ہے اور کہا ہے کہ مصطفٰے نحاس (کے بغیر پارٹی کا وجود قطعی بے کار ہے۔)

ایرانی تیل کی فروخت کے سلسلہ میں

چودہ کروڑ ڈالر کا سودا

تہران ۲۴ ستمبر۔ ایران ایشیا اور یورپ میں تیل بھیجنے کے لئے ایک امریکی کمپنی کے ساتھ ۱۴ کروڑ ڈالر کا سودا کر رہا ہے۔ کمپنی ایک تجارتی ادارہ قائم کرے گی جس کا سرمایہ چودہ کروڑ ڈالر ہو گا۔ یہ ادارہ تیل کی نقل و حمل اور یورپ و ایشیا میں اس کی فروخت کا انتظام کرے گا۔ اس بارے میں کمپنی کے ساتھ ابتدائی بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ کمپنی برطانیہ کی ناکہ بندی کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا

"ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہی ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور بے شمار احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۱)

جنرل اسمبلی میں فلسطین کا مسئلہ پھر اٹھایا جائیگا

عرب لیگ کونسل کا فیصلہ

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ عرب لیگ کونسل نے جنرل اسمبلی میں فلسطین کا مسئلہ پھر پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ تمام عرب حکومتوں کو ہدایتیں بھیجی جا رہی ہیں کہ وہ اقوام متحدہ سے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں فلسطین کا معاملہ پھر اٹھانے کی باضابطہ درخواستیں کریں۔ عرب لیگ نے اپنے دفتر میں فلسطین کا ایک علیحدہ شعبہ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے تاکہ اس بارے میں پوری مستعدی سے مناسب اقدامات عمل میں لائے جاسکیں۔

ہندوستان میں مسلم لیگ کے لئے کوئی گنجائش نہیں (راجگوپال اچاریہ)

مدراس ۲۴ ستمبر۔ مدراس کے وزیر اعلیٰ راجگوپال اچاری نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کیلئے ہندوستان میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کل انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا مسلم لیگ اس ملک میں چلی گئی ہے جس کے قیام کے لئے اس نے جدوجہد کی تھی اب اس کیلئے ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں کانگرس کے ٹکٹ پر صرف ایک مسلمان کو میونسپل الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسے ٹکٹ دینے کا فیصلہ اس وقت کیا گیا جب اس نے مسلم لیگ سے تمام تعلقات منقطع کر لئے۔

کوئٹہ میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شاخ

کوئٹہ ۲۴ ستمبر۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی ایک نئی شاخ نے آج سے کوئٹہ میں کام شروع کر دیا ہے۔ بنک کی یہ چھٹی شاخ کھولی گئی ہے۔ کراچی، لاہور، پشاور، ڈھاکہ، چاٹگام میں بنک کی شاخیں پہلے سے قائم ہیں۔ اس نئی شاخ نے کوئٹہ میں امپیریل بنک آف انڈیا کی جگہ لی ہے۔

چوتھے نکتہ کے پروگرام کے تحت

مزید رقوم کی منظوری

نیو یارک ۲۴ ستمبر۔ امریکہ نے چوتھے نکتہ کے امدادی پروگرام کے تحت پاکستان، ہندوستان، سیلون، انڈونیشیا اور افغانستان وغیرہ کیلئے مزید رقمیں منظور کی ہیں۔ اس امر کا اعلان چوتھے نکتہ کے پروگرام کے تحت فنی امداد کے ناظم نے کیا ہے جو حال ہی میں ان علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ واپس پہنچے ہیں۔

گورنر جنرل کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۴ ستمبر۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد پنجاب اور گلگت کا دس روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج کراچی واپس پہنچ گئے۔ یکم اکتوبر کو وہ صوبہ سرحد کے دس روزہ دورے پر پھر روانہ ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳۰ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

۵ اکتوبر — یوم تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا" (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

۵ اکتوبر یوم تحریک جدید کے موقعہ پر اپنے دوستوں کو وعدہ کی ادائیگی کی تحریک کرنے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہو جائیں۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی۔ اے بی ایس سی کی تھرڈ ایر کلاس اور ایم اے ایم ایس سی کا داخلہ ۲ اکتوبر ۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہو گا۔ وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلباء کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ائیر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہو گا۔

(صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن پرنسپل)

حقیقتوں کا ظہور ہو گا فراتِ کذب و زور ہونگے

کسی نے پھونکا ہے صور میں پھر ضرور حشر و نشور ہونگے
حقیقتوں کا ظہور ہو گا فراتِ کذب و زور ہونگے

کسی مسیحا نفس کے دم سے ملی ہے مردوں کو زندگانی
ہزار افسوس ان مریضوں پہ آج جو اس سے دور ہونگے

ہمیں فقیری میں بھی ملی ہے وہ پادشاہی کہ مطمئن ہیں
تمہارے دل تاجِ ہفت اقلیم لے کے بھی ناصبور ہونگے

ہمیں مٹا دو گے اپنے احساس کہتری کے مظاہروں سے
عبث ہیں تنکوں کے یہ سہارے نہ ان سے دریا عبور ہونگے

ہمارے خوں میں نہاؤ گے کیا ہمارے جسموں کو کاٹ دوگے!
مگر جو پیوند روح رشتے ہیں روح سے کیا نفور ہونگے!

دعائیں دیتے ہیں دشمنوں کو خدا نے چاہا تو ایک دن یہ
ہمارے دل کا سرور ہونگے ہماری آنکھوں کا نور ہونگے

خدا نے خود یہ کہا ہے جائیں گے پھر دیارِ حبیب میں ہم
بہار اپنے چمن میں آئیگی نغمہ پیرا طیور ہوں گے

اگرچہ ان کی نظر میں ناہید میری باتیں عجیب تر ہیں
مگر حقیقت یہی ہے پورے خدا کے وعدے ضرور ہونگے

(عبد المنان ناہید)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے لئے دعائیں اور صدقات

(۱) جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ۔ لاہور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کے پیش نظر ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔ اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کیں۔

(۲) جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(خاکسار عبد الستار سیکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ اسلامیہ پارک)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

چونکہ سید بابر علی صاحب مولوی فاضل حال مدرس موضع سیداں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔ لہذا انہیں بمنظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے احباب مطلع رہیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نفع مند کام!

جو دوست نفع مند کام میں تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں

(فرزند علی ناظر بیت المال ربوہ)

یہ ہیں پاکستان کے سچے خیر خواہ!!!

پوسٹل رولز کے ماتحت ایک رجسٹرڈ اخبار یا رسالہ کا ایک پیسے کے ٹکٹ میں ایک ہی نمبر بھیجا جا سکتا ہے۔ مگر لاہور سے شائع ہونے والے "اسلامی مساوات" کے دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔ پانچ پانچ خریداروں کے نام کے پرچے ایک ہی خریدار کے پرچے میں رکھ کر ایک پیسے کے ٹکٹ میں بھیجے جا رہے ہیں۔ ایک روز اتفاقاً بازار سے گذرتے ہوئے پوسٹمین اور خریدار کی باہم گفتگو سننے کا موقعہ ملا۔ پوسٹمین کہہ رہا تھا۔ کہ آج پرچہ بیرنگ ہے۔ خریدار کہہ رہا تھا۔ کہ آج یہ کس طرح بیرنگ ہو گیا۔ مجھے تو ہمیشہ سے کئی کئی پرچے ایک ہی پیسے میں آتے رہے ہیں۔ اس تعلق میں ذرا مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ "اسلامی مساوات" کے قریباً تمام پرچے بیرنگ کر دیئے گئے ہیں کیونکہ ایک ایک پرچہ میں کئی کئی پرچے بند تھے مگر ٹکٹ ایک ہی پیسہ کا لگا ہوا تھا۔ اگر اس پرچہ کی اشاعت ایک ہزار ہو اور ایک پرچہ میں صرف ایک زائد پرچہ رکھ کر بھیجا جاتا رہا ہو۔ اگرچہ ایک میں پانچ پانچ بھی دیکھے گئے۔ تو ایک ہفتہ میں ۱۳/۷ کا اور ایک سال میں -/۱۲۸ کا مالی نقصان حکومت پاکستان کو پہنچایا گیا۔

اب اس "دیانتدار" اخبار کا ایک مشورہ ملاحظہ ہو۔ مجھے اس کا ایک پرچہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق ایک نوٹ تھا۔ جس میں "دیانتدار انسان" میں حکومت کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ جس ماہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا کسی احمدیہ انجمن کا معائنہ کرنا ثابت ہو۔ ان کی اس ماہ کی تنخواہ کا بل پاس نہ کیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے حکومت پاکستان کو سخت مالی نقصان پہنچایا ہے۔

سبحان اللہ۔ یہ ہیں دیانت و امانت کا سبق پڑھانے والے۔ دین کے رستم۔ ختم نبوت کے محافظ۔ شمع رسالت کے پروانے۔ و ملک حکومت پاکستان

اگر آپ صاحب نصاب ہیں۔ تو کیا آپ نے زکوٰۃ ادا کر دی ہے؟

(ناظر بیت المال)

...کے سچے خیر خواہ! حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ "اسلامی مساوات" کو مزید پوسٹل میں سہولتیں دے۔

(عبد الواحد)

مبلغ سیرالیون (افریقہ) کی ربوہ میں تشریف آوری

مورخہ ۱۸ ستمبر کو بذریعہ ماڑی انڈس مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون ربوہ تشریف لائے۔ اگرچہ گاڑی ½ ۹ بجے رات آئی۔ لیکن پھر بھی کثرت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا نعرہ ہائے تکبیر کے استقبال کیا۔ (نائب وکیل التبشیر)

امیر ضلع گوجرانوالہ کی رخصت میں مزید توسیع

چونکہ محترم میر محمد بخش صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ بیماری کی وجہ سے رخصت پر ہیں۔ اور انہوں نے مزید ۳۰/۹/۵۲ تک رخصت لی ہے اس لئے ان کی جگہ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل بطور قائم مقام امیر ہی کام کریں گے۔ حضور نے اس انتظام کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۲ء

مصر۔ ایران۔ لبنان

اس وقت مصر، ایران، لبنان تینوں اسلامی ممالک حالت تزلزل میں سے گزر رہے ہیں۔ مصر پر جنرل نجیب نے فوجی قبضہ جما رکھا ہے۔ اور خود ہی وزیر اعظم بھی ہے۔ اور اس نے اپنی مرضی کے وزرا مقرر کر کے ایک کیبنٹ کی بھی تشکیل کر دی ہے۔ آج کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یا جنرل نجیب کی خواہش ہے کہ وفد پارٹی کے کہنہ مشق لیڈر مصطفیٰ نحاس کو وفد پارٹی نکال دے۔ جنرل نجیب کی ہدایت یہ ہے کہ ملک کی پارٹیاں اپنی اپنی اندرونی صفائی کریں۔ اسی ہدایت کے پیش نظر مصطفیٰ انحاس کا بھی سوال پیدا ہوا ہے۔ بظاہر یہ کہا جاتا ہے کہ مصطفیٰ انحاس کو جن کی عمر اس وقت ستر سال ہے صحت کی بناء پر مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

دوسری طرف وفد پارٹی کے ترجمان "المصری" نے نمایاں طور پر یہ سرخی جائی ہے۔ کہ بغیر نحاس کے وفد پارٹی کا کوئی وجود نہیں۔ وفد پارٹی کے لیڈروں نے بھی حکومت کی ہدایت کو نظر انداز کر دیا ہے۔

ان باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل نجیب نے دراصل پوری پوری آمرانہ حیثیت اختیار کر لی ہے۔ وہ تمام سیاسی پارٹیوں کو بے اثر بنا دینا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آپ اپنی موت مر جائیں۔ ایک طرف تو کہا جاتا ہے۔ کہ سیاسی پارٹیوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ دوسری طرف پارٹی کی خواہشات کے خلاف پارٹی کے لیڈروں کو پارٹی سے خارج کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جنرل نجیب ملک میں کوئی سیاسی پارٹی نہیں چاہتے۔ وہ ان سے اسی طرح کھیل رہے ہیں۔ جس طرح بلی چوہے سے کھیلتی ہے۔ اس طرح فی الحال مصر کی حالت ایک تزلزل میں سے گزر رہی ہے۔ اور معلوم نہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے۔

ایران میں برطانیہ کے تنازعہ کی وجہ سے سخت اضطراب کی حالت طاری ہے۔ برطانیہ ایران کی حدود پر فوج جمع کر رہا ہے۔ اور ایران نے بھی جنوبی قلعہ بندیوں کی کمک کے لئے آبادان اور خرم شاہ میں اپنا توپ خانہ بھیج دیا ہے۔ یہ صورت حال بہت خطرناک ہے۔ ایران کا محل وقوع ایسا ہے۔ کہ جہاں ذرا سی حرکت سے امریکی روسی سرد جنگ فوراً گرم جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور ایران کے ساتھ تمام ایشیا آتشکدہ بن سکتا ہے۔ کم سے کم ایران کا دوسرا کوریا بن جانا تو معمولی بات ہے مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب امریکہ اور برطانیہ تیسری عالمگیر جنگ کے لئے بالکل تیار ہو چکے ہوں۔

ایران نے جو متبادل تجاویز برطانیہ کو بھیجنے کے لئے تیار کی ہیں۔ ڈاکٹر مصدق ان کے جواب کے لئے برطانیہ کو صرف تین ہفتہ شاید دیں گے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے انہیں منظور نہ کیا۔ تو اس کے بعد ایران برطانیہ سے گفت و شنید ختم کر دے گا۔ بختار امروز ایران کے سرکاری اخبار کی رائے ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کو برطانیہ سے قطع تعلق تک ہی بس نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اقوام متحدہ میں جانا چاہیئے۔ اور دنیا کے سامنے برطانوی مظالم سیاسی دباؤ اور بلاکیڈ جو اس نے ایرانی تیل کے متعلق کر رکھا ہے پیش کرنا چاہیئے۔

نیشنل ایرانین آئیل کمپنی کے ایک آفیشل کے بیان کے مطابق کمپنی مذکورہ اٹھارہ ملکوں سے تیل کی فروخت کے معاہدے کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اور یہ معاہدے کافی پیشگی لے کر کئے گئے ہیں۔ آفیشل مذکور نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ ہر ملک کو یہاں تک کہ روس کو بھی تیل فروخت کریں گے۔

ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہرچہ باد اباد ایران اپنے موقف سے ایک انچ ہٹنے کو تیار نہیں اور ہمیں یقین ہے کہ برطانیہ اس موقعہ پر عقلمندی سے کام لے گا۔ اور محض اپنے مفاد کی خاطر دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونکنے سے باز رہے گا۔

لبنان مصر کے نقش قدم پر جا رہا ہے۔ آج کی خبر ہے کہ کامل شمعون کثرت رائے سے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنے انتخاب کے بعد تطہیر کا وعدہ کیا ہے۔ مگر ایسے ملک میں جہاں فوج برسر عروج آ چکی ہو۔ اور جہاں ایک فوجی کی مرضی چل رہی ہو یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا یہاں حالات جلد معمول پر آ جائیں گے۔

دھاندلی

مودودی صاحب کی جماعت نے اسلامی قانون کے مطالبہ کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ پہلے یہ مطالبہ آٹھ شقوں پر مشتمل تھا۔ ایک کارڈ پر یہ مطالبہ چھاپ کر عوام سے دستخط کرائے جاتے ہیں۔ راولپنڈی میں بعض معززین سے بھی ایسے کارڈوں پر دستخط کرائے گئے۔ مگر بعد میں جماعت کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں آٹھ شقوں کی بجائے ایک نویں شق بڑھا دی گئی تھی۔ کہ "مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے"۔ اور اس اشتہار میں ان معززین کے نام بھی دستخط کرنے والوں میں شامل تھے۔ جس سے یہ مطلب نکلتا تھا کہ گویا انہوں نے احمدیوں کو اقلیت دلانے کے مطالبہ پر بھی دستخط کر دیئے ہیں۔

اس پر ان معززین نے احتجاج کیا۔ اور کہا کہ ہم نے جو دستخط کئے ہیں وہ صرف اسلامی قانون کے مطالبہ کی حد تک کئے ہیں۔ احمدیوں کو اقلیت دلانے کے مطالبہ میں ہم متفق نہیں ہیں۔ اور ہمارے نام ایسے اشتہار میں جس میں یہ شق بھی داخل کی گئی ہے داخل کرنے سے جماعت اسلامی نے دیانت سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ ان میں سے کم از کم ایک نے اپنی تردید لکھ کر جماعت احمدیہ کے افراد کو دے دی۔ جو انہوں نے اشتہار کی صورت میں شائع کر دی۔ الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ء میں بھی وہ اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ جس میں ان معززین کی تردید درج ہے۔

شرافت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ جماعت اسلامی والے ان معززین سے معافی مانگتے۔ اور بذریعہ اشتہار اعلان کرتے۔ کہ ان معززین کے نام سہواً اشتہار میں درج ہو گئے ہیں۔ مگر بجائے اس کے انہوں نے دھاندلی کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور ان معززین کو مرعوب کرنے کے لئے مولویوں سے ان کے خلاف تقریریں کرانا شروع کر دیں۔ چنانچہ مودودیوں کے ترجمان "تسنیم" کی اشاعت ۲۴ ستمبر (اصل ۲۳ ستمبر) میں بڑے فخر سے مندرجہ ذیل دوہری سرخی سے اپنے کارنامہ کی خبر شائع کی ہے۔ پہلی سرخی "مرزائیوں کی حمایت میں دستخط دینے والے اصحاب اپنی پوزیشن واضح کریں" دوسری سرخی میں کہا گیا ہے۔ "راولپنڈی شہر میں دستخط کرنے والوں کے خلاف عام ہیجان" ان سرخیوں کے نیچے خبر حسب ذیل ہے

راولپنڈی ۱۹ ستمبر۔ آج شہر و صدر کی تمام جامع مساجد میں علما و خطیب کرام نے مرزائیوں کو دستخط دینے والے اصحاب مثلاً قاضی نذیر احمد ایڈووکیٹ۔ اے آر چنگیز ایڈووکیٹ چوہدری فیروز الدین ایڈووکیٹ چوہدری مولا داد میونسپل کمشنر ماسٹر خدا بخش صدر جامع مسجد کمیٹی کے خلاف تقریریں کیں۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ فوراً اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اور بتلائیں کہ قوم کے متفقہ مطالبے کے خلاف مرزائیوں کو تحریریں دے کر انہوں نے اس اسلام دشمن فرقہ کے ہاتھ کیوں مضبوط کئے۔ اگر ان کو مخالفت ہی کرنا تھا۔ تو اپنے طور پر کرتے۔ مسلمانوں کے خلاف مرزائیوں کے آلۂ کار بننے کے کیا معنے ہیں۔ اور کیا اس کے بعد وہ قوم کے اعتماد کے لائق رہ جاتے ہیں۔ جامع مسجد کمیٹی کے صدر اور چوہدری مولا داد صاحب میونسپل کمشنر کے خلاف شہر میں زیادہ ہیجان ہے۔ اس لئے کہ یہ اوروں کی بہ نسبت زیادہ پبلک آدمی ہیں۔ قاضی نذیر احمد ایڈووکیٹ تو ہمیشہ ہی مرزائیوں کے جلسوں کی صدارت کرتے رہے ہیں چوہدری فیروز الدین کا لڑکا مرزائی ہے اور میاں عطا اللہ مرزائی وکیل نے اس کو مرزائی بنایا ہے۔ اور اب وہ مرزائیوں کے وظیفہ پر ہی میڈیکل تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ماسٹر خدا بخش صاحب کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ شہر کی کسی اور انجمن کے تو صدر ہو سکتے ہیں۔ مگر جامع مسجد کمیٹی کے نہیں۔ جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ اے آر چنگیز صاحب کا معاملہ کنونشن کے زیر غور ہے۔ اور شائد انہوں نے اپنے طرز عمل پر غور کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اگرچہ کنونشن کا وفد ان سے مکر بایوس لوٹا ہے۔

تمام مساجد میں ڈاکٹر عبدالرشید خاں صاحب ہومیوپیتھ ایسوسی ایشن کو مبارکباد دی گئی۔ کہ انہوں نے اپنی تحریر کی وضاحت میں جو تحریر کنونشن کے وفد کو دی ہے وہ کنونشن کے مطالبہ سے دو چار قدم آگے کہ مرزائیوں کو خلاف قانون جماعت ہی سرے سے قرار دے دیا جائے اور ان کی تمام سرگرمیاں حکماً بند کر دی جائیں"۔

(نامہ نگار) (تسنیم ۲۴ ستمبر ۵۲ء)

اگر جو کچھ اس خبر میں بیان کیا گیا درست ہے تو سوال ہے کہ کیا یہ اسلامی طریق ہے۔ اور کیا کسی شخص یا جماعت کے اسلام کا فیصلہ اس طریقہ سے ہونا چاہیئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ سب کچھ اسلام کے پاک نام پر کر رہے ہیں

صاحبان فہم اور حکومت پر اس سے واضح ہو جائے گا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کی مہم کو کس طرح جاری رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ نیک اور شریف طبع مسلمان اس سے سخت نفور ہو چکے ہیں

مودودیوں کو سوچنا چاہیئے کہ اپنے کردار کے اس مظاہرہ سے عوام پر اس کا کیا اثر پڑا ہوگا۔ اور وہ ایسا اسلامی قانون کے مطالبہ میں کہاں تک دیانت دار سمجھے جا سکتے ہیں۔

شذرات

ہندو مسلم افتراق کی عارضی حالت

"ممکن ہے کہ عارضی طور پر افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا ہوں۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے۔"

"الفضل" کی اس عبارت کے متعلق "آزاد" نے یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ احمدی پاکستان کو اکھنڈ ہندوستان میں بدلنا چاہتے ہیں۔ (آزاد ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

"عارضی افتراق" کے دور کرنے کا کیا طریق ہوگا اس کی وضاحت خود حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایک بیان سے ہو سکتی ہے۔ جو آپ نے پارلیمنٹ مشن کی آمد پر تحریر کیا۔ اور مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"ہندوستان کی خدمت ہندوؤں نے تو انگریزی زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے کی ہے۔ لیکن ہم نے اس ملک کی ترقی کے لئے آٹھ سو سال تک کوشش کی ہے۔ پشاور سے لیکر منی پور تک اور ہمالیہ سے لے کر مدراس تک ان محبانِ وطن کی لاشیں ملتی ہیں۔ جنہوں نے اس ملک کی ترقی کے لئے اپنی عمریں خرچ کر دیں"۔

"یقیناً ہندوستان ہندوؤں سے ہمارا زیادہ ہے۔ پھر ہم اسے غیر کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ **ہم ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہماری سستی اور غفلت سے عارضی طور پر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے گیا ہے۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں۔ وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا۔ اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے"۔**

پھر ہندو لیڈروں سے کہا:

"انہیں یاد رہے کہ سیاسی حالات یکساں نہیں رہتے۔ اس قسم کے بیج کبھی نہایت تلخ پھل بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اسلام ہر حالت میں زندہ رہے گا۔ خواہ مسلمانوں کی غلطیوں کی وجہ سے عارضی طور پر تکلیف اٹھائے"

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء)

وزیر خارجہ کا قلمی چہرہ

مولانا میکش کے چند اقتباسات ہم نے کل درج کئے تھے۔ اس سلسلہ میں مسلمانان ہند کے مشہور مذہبی لیڈر جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کا یہ مضمون ملاحظہ ہو۔ جو انہوں نے چوہدری صاحب کا قلمی چہرہ کھینچتے ہوئے لکھا تھا:-

"دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سال سے زیادہ۔ گندمی رنگ قوم مسلمان عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر۔ ... سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ ہندو لیڈر بھی بادلِ ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے۔ ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے۔" (منادی ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

بایں ہمہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ اگر "قابلیتوں اور صلاحیتوں" سے مراد ہندو سکھ کی خاطر بیت اللہ فروشی کا سودا ہے۔ یا کانگرس کے ہمنوا بن کر پاکستان کو پلیدستان اور قائداعظم کو کافر اعظم کہنا ہے۔ یا مسلم مملکت میں انتشار پیدا کرنے کے لئے شعلہ انگن تقریریں کرنا ہے۔ تو چوہدری ظفر اللہ خاں ہرگز "کسی "قابلیت وصلاحیت" کے مالک نہیں۔

اور "پاکستانی مفاد" کا تقاضا ہے کہ انہیں جلد از جلد وزارت خارجہ کے منصب سے الگ کر دیا جائے۔ اور اس کرسی پر "قابلیت وصلاحیت" والے "امیر شریعت" کو بٹھا دیا جائے۔ تا ہمارا ملک "ترقی" کر سکے۔

رسالہ "انڈین مسلمانز"

"آزاد" لکھتا ہے:-

"اسی زمانہ میں ڈاکٹر ہنٹر نے اپنا رسالہ "انڈین مسلمانز" لکھا جس میں انہوں نے سلطنت وامارت کے باب میں مسلمانوں کے معتقدات بیان کر کے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ اسے مسلمانوں کی جانب سے کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے"۔

(۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح سے یہ امر مذکور کرنا چاہیئے کہ مسلمانانِ ہند ایک وفادار رعیت ہے۔ کیونکہ بعض ناواقف انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر نے اس دعوے پر بہت اصرار کیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں"۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم ص الف-ب)

اس سے ثابت ہے کہ حضرت اقدس نے انگریزوں کے متعلق جو مسلک اختیار فرمایا۔ وہ خود مسلمانوں کی فلاح وبہبود کی خاطر تھا۔ مگر اس کی قدر ومنزلت کا اندازہ آج ہندوستانی مسلمان تو لگا سکتا ہے مگر پاکستانی مسلمان نہیں لگا سکتا۔

استحکام حکومت کا نسخہ

ایک صاحب لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب کا ذریعہ تبلیغ بھی سیاسی مصالح کا پیدا وار تھا۔ انگریزی استحکام کے لئے ضروری تھا۔" (آزاد ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مرزا صاحب کی تبلیغ کیا تھی؟ اس کا جواب حضور کے مندرجہ ذیل اشعار سے ملے گا فرماتے ہیں ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

ظاہر ہے کہ ایسی تبلیغ سے انگریز کی کافرانہ حکومت کا استحکام نہیں ہو سکتا تھا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس کے لئے وہ نسخہ کارگر ثابت ہوا ہو جس کا ذکر انہی کی طرف سے ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

"مرزا صاحب نے انگریزوں کو دجال کہنا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مسیحیت کا دعوے کیا۔" (ایضاً)

اگر ایسا ہی ہے تو پاکستان کے متعلق آپ اس آزمودہ نسخہ کو کیوں نہیں آزما لیتے۔ کیا آپ کو پاکستان کا استحکام مطلوب نہیں؟

حضرت خاتم النبیینؐ کی طرف سے مطالبہ نمبر ۲ کا جواب

جناب مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین فرماتے ہیں:-

"برادران سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! تم پہلوں کے طریقوں کی بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ کی ضرور تابعداری کرو گے۔ دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ جو بہتر فرقے پہلوں یعنی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ وہ دوزخ میں جائیں گے"۔ (آزاد ۹ جون ۱۹۵۲ء)

حضرت خاتم النبیینؐ کے اس جواب کے علاوہ کچھ کہنا گستاخی ہے۔ مگر اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ "آزاد" کو اب بھی غور کرنا چاہیئے کہ اگر اس نے ایک احمدی فرقہ کو اسلام سے خارج کروا کے بہتر فرقوں کا اکثریت کا جتھا جمع کر لیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فتوےٰ اس کے متعلق کیا ہوگا۔

اصل محفوظ طریق یہ ہے کہ احمدیوں اور بہتر اور فرقوں کو اسلام سے خارج کیا جائے۔ اور پھر اسی حدیث کی بناء پر اسلام کا دعوے کیا جائے۔

مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے

ایک ندوی عالم لکھتے ہیں۔

"تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جہاں رہے موجودہ زمانہ کی اصطلاح میں اقلیت میں رہے۔ مگر ان کا مقام اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی خود اعتمادی اور قوت بازو پر تھا۔ وہ غیروں کے سہارے جینے نہ تھے۔ اور خصوصاً اپنی قوت ایمانی اور اپنے ہمسایوں کیساتھ حسن عمل سے ان کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور اکثریت کے افراد کو اپنے میں ایسا جذب کیا۔ کہ ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ہو گئے"۔

(معارف جنوری ۱۹۴۳ء)

ایک وہ مسلمان تھے کہ اقلیت میں ہونے کے باوجود اپنے قوت ایمان اور حسن عمل سے اکثریت کو اپنے اندر جذب کر لیتے تھے۔ مگر ایک نئے ڈیزائن کے یہ بھی مسلمان ہیں کہ اکثریت میں ہوتے ہوئے "اقلیت" سے ڈر رہے ہیں۔ اور اقلیت بھی وہ جو ان کی نگاہ میں ایک حقیر اور ناقابل ذکر اقلیت ہے۔

(آزاد ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس "جدید ڈیزائن" کے مسلمان نے غیر مسلم دنیا کو گہرے سوچ میں ڈال دیا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کی کیا تعریف ہے؟ آیا مسلمان وہ ہے جو قوت ایمان کا حامل ہو۔ یا وہ جو نعرہ بازی میں ماہر ہو۔ اور اقلیت سے خائف ہو۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"جب ایک شخص اسلام کا اظہار کرے تو تمہیں کوئی حق نہیں کہ تاویلات سے اسے کافر ٹھہراؤ"

"یہی وہ ظالمانہ فعل ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے"

کیا مودودی صاحب آج بھی اپنے اس بیان کی تصدیق کرنے کے لئے تیار ہیں؟

خورشید احمد

وقتی ہنگاموں یا مصلحتوں کی بنا پر اپنے واضح اور غیر مبہم بیانات سے انحراف کرنا یقیناً ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ لیکن اگر یہ حرکت ایک ایسی شخصیت سے سرزد ہو۔ جو ایک عالم دین سمجھا جاتا ہو۔ اور جسے "جماعت اسلامی" کا امیر ہونے کا دعویٰ ہو۔ تو یقیناً یہ امر انتہائی افسوسناک ہوگا۔

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی" ہمارے ملک میں عالم دین ہونے کی حیثیت سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ کو قرآن مجید اور احادیث نبویہ پر عبور ہونے کا دعویٰ ہے جب آپ ایک ناصح کی حیثیت سے دنیا کو "صالحیت" کا سبق دے رہے ہوتے ہیں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں صحیح اسلامی تعلیم اور بلند ترین ضابطۂ اخلاق کا قیام شاید آپ ہی کے دم سے وابستہ ہے۔

لیکن جب ایک اتنے بڑے "عالم دین" کو جو "اسلامی" اور "صالح" جماعت کا امیر بھی کہلاتا ہے۔ ہم عمل اور واقعات کی دنیا میں جانچتے ہیں۔ تو یہ دیکھ کر از حد دکھ اور رنج ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے نام پر ایک نظریہ کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن پھر ایک طبقہ کے شور و شر اور ہنگامے سے مرعوب ہو کر اسلام ہی کے نام پر اپنے اس نظریہ کی تردید شروع کر دیتا ہے۔ اور بھول جاتا ہے۔ اس امر کو کہ ایسا کرنا اسلامی تعلیم تو کجا دنیا کے تمام ضابطۂ اخلاق کے لحاظ سے بھی یقیناً کسی "صالح کردار" کا ثبوت نہیں ہے۔

مولانا مودودی صاحب کی طرف سے یوں تو متضاد خیالات کے اظہار کے ثبوت میں کئی ایک امور پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن بطور مثال صرف ایک امر عرض کیا جاتا ہے۔ آج سے چند برس قبل مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا:۔

(۱) "تمہارا کام دلوں کو ٹٹولنا نہیں۔ یہ حقیقت تو خدا ہی جانتا ہے۔ کہ کس کے دل میں ایمان ہے اور کس کے دل میں نہیں۔۔۔۔۔ تم صرف ظاہر کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور ظاہر میں جب ایک شخص اسلام کا اظہار کرے۔ تو تمہیں کوئی حق نہیں۔ کہ تاویلات سے اسے کافر ٹھہراؤ اور اس کے ساتھ کفار کا سا معاملہ کرو"۔

(ترجمان القرآن جلد ۸ عدد ۵)

(۲) "متقی اور محتاط اہل علم نے ہمیشہ تکفیر اہل قبلہ میں سخت احتیاط برتی ہے۔ انہوں نے جن لوگوں کو اپنی تحقیق میں گمراہ سمجھا۔ ان کے خیالات و عقائد کی تردید نہایت جرأت سے کی۔ کسی کے اقوال و افعال کو اگر اپنے نزدیک کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے خلاف پایا۔ تو اس کا سختی کے ساتھ ابطال کیا۔۔۔۔ لیکن ان اقوال و افعال کا ارتکاب کرنے والوں کو "کافر" یا "مشرک" کہہ دینے میں انہوں نے کبھی جرأت سے کام نہیں لیا۔ وہ اس خیال سے کانپ اٹھتے تھے۔ کہ کہیں ایسے شخص کو کافر یا مشرک قرار نہ دے بیٹھیں۔ جو درحقیقت صاحب ایمان ہو"۔ (ترجمان القرآن جلد ۸ عدد ۵ صفحہ ۲۱ و ۲۲)

(۳) "ایک مسلمان سے نیت کفر کی توقع نہیں کی جاتی۔ بہت ممکن ہے کہ اس کا قول قرآن کی تعلیم سے معارض ہوتا ہو۔ مگر اس کی نیت قرآن سے معارضہ کرنے کی نہ ہو۔ یا اس کو معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ قرآن کے خلاف ہے یا اس نے کسی ایسے معنے میں وہ بات کہی ہو جو درحقیقت قرآن کے خلاف نہیں ہے۔ پھر کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک ایسے شخص کو جو قرآن پر ایمان رکھنے کا اقرار کر رہا ہو۔ محض ایک ظاہری تعارض کی بناء پر منکر قرآن ٹھہرائیں اگر ہم اس کی خود کوئی تاویل نہ کر سکتے ہوں تو ہمیں اس سے یا اس کے ہم خیال لوگوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس قول کا مراد حقیقی کیا ہے۔ اور اس کے جواب میں اگر وہ کوئی تاویل ایسی پیش کرے۔ جو قرآن سے صریح معارض نہ ہوتی ہو۔ تو اس کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ نہ یہ کہ خواہ مخواہ کھینچ تان کر اسے خلاف قرآن ہی ثابت کیا جائے۔ اور ایک ایسے شخص کو زبردستی منکر قرآن ہی قرار دیا جائے۔ جو خود قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اور اس پر ایمان رکھنے کا اقرار کر رہا ہو۔ (" " ۲۳ھ)

(۴) "کسی مسلمان کو تاویل اور منطقی استنتاج سے کافر بنانا جائز نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک مسلم کی زبان سے کوئی فقرہ سن کر ہم اپنے طور سے اس کا صغریٰ و کبریٰ قائم کریں۔ پھر خود ہی ایک حد اوسط لگائیں۔ اور اس سے ایک نتیجہ نکال کر کہیں کہ وہ شخص دراصل اس کا قائل ہے۔ اور یہ نتیجہ کفر ہے۔ لہذا وہ شخص کافر ہے۔ یہی وہ ظالمانہ فعل ہے۔ جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے"۔ (صفحہ ۲۵ھ)

مندرجہ بالا بیانات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب کے نزدیک:۔

(۱) جب ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے تو "کسی کا کوئی حق نہیں۔ کہ اسے کافر ٹھہرائے۔ کیونکہ "تمہارا کام دلوں کو ٹٹولنا نہیں"۔ "تم صرف ظاہر کو دیکھ سکتے ہو"۔

(۲) "ایک شخص جو قرآن پر ایمان رکھنے کا اقرار کر رہا ہو۔" اگر اس کا کوئی ایسا قول بھی ہو۔ جو آپ کے نزدیک قرآن شریف کے احکام سے ٹکراتا ہو۔ تو پھر بھی آپ اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ اس کی "نیت قرآن سے معارضہ کرنے کی نہ ہو"۔

(۳) "ایسے شخص کو زبردستی منکر قرآن قرار نہیں دیا جا سکتا۔" جو "قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اور اس پر ایمان رکھنے کا اقرار کر رہا ہو"۔

(۴) "متقی اور محتاط اہل علم نے ہمیشہ تکفیر اہل قبلہ میں سخت احتیاط برتی ہے"۔ اگر وہ کسی کو اپنی تحقیق میں گمراہ سمجھتے یا "کسی کے اقوال و افعال کو اپنے نزدیک کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے خلاف" پاتے تو پھر بھی وہ اسے کافر اور مشرک کہنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اس خیال سے کانپ اٹھتے تھے۔ کہ کہیں کسی صاحب ایمان کو "کافر یا مشرک" قرار نہ دے بیٹھیں"۔

یہ وہ خیالات ہیں۔ جن کا اظہار آج سے چند برس قبل مودودی صاحب نے بڑے زور کے ساتھ فرمایا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ خیالات رکھنے والا شخص جماعت احمدیہ کو کسی صورت میں بھی کافر قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ عقائد اور خیالات و افکار کے ہزار اختلاف کے باوجود خود مودودی صاحب بھی اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ

(۱) جماعت احمدیہ اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ "قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اور اس پر ایمان رکھنے کا اقرار کرتی ہے"۔

(۳) اگر بالفرض جماعت احمدیہ کا کوئی ایسا عقیدہ ہے بھی جو مودودی صاحب کے نزدیک "قرآن شریف کے احکام سے ٹکراتا ہو"۔ تو پھر بھی کم از کم جماعت احمدیہ کی نیت ہرگز "قرآن سے معارضہ کرنے کی" نہیں ہے۔

لیکن آج ہم یہ افسوسناک نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہی مودودی صاحب جو مندرجہ خیالات کا بڑی شد و مد کے ساتھ اظہار فرمایا کرتے تھے۔ وہ احرار کے شور و شر اور "تحفظ ختم نبوت" کی نعرہ بازی سے مرعوب ہو کر جماعت احمدیہ کو "کافر" اور "مرتد" قرار دینے میں پیش پیش ہیں۔ اور یوں اپنے ہاتھوں اپنے مندرجہ بالا بیانات کی تردید میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ان کی "جماعت اسلامی" نے احرار کی ہمنوائی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو ایک "غیر مسلم ذمی اقلیت" قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور یہ قرارداد منظور کی ہے کہ "یہ مطالبہ کہ قادیانی جماعت کو ایک ذمی اقلیت قرار دیا جائے۔ سراسر حق ہے۔۔۔۔۔۔ قادیانی امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی جز نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک الگ امت ہیں۔۔۔۔ اس لئے ان کو پاکستان کی اسلامی ریاست میں ایک ذمی اقلیت ہی ہونا چاہیئے"۔

(زمیندار ۱۰ جولائی ۱۹۵۲ء)

مسلمان کہلانے والوں اور کتاب اللہ پر ایمان رکھنے کا اقرار کرنے والوں کو کافر قرار دینے کی اتنی شد و مد سے مذمت کرنے والا "عالم دین" اگر خود ہی اس مذموم فعل کا مرتکب ہونے لگے۔ تو خود اندازہ لگا لیجئے۔ کہ حسن ظنی کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود سوائے اس کے اور کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وقتی ہنگاموں اور شور و شر سے مرعوب ہو کر اپنے شوق قیادت کو چمکانے اور سستی شہرت حاصل کرنے کی خاطر ایسا کیا گیا۔ لیکن بہر کیف ایسا کرنا یقیناً "متقی اور محتاط اہل علم" کے ہرگز شایانِ شان نہیں!

ہم مودودی صاحب اور ان کے رفقاء سے پوچھتے ہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

"تمہارا کام دلوں کو ٹٹولنا نہیں۔۔۔ ظاہر میں جب ایک شخص اسلام کا اظہار کرے تو تمہیں کوئی حق نہیں کہ تاویلات سے اسے کافر ٹھہراؤ"۔
"کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک ایسے شخص کو جو قرآن پر ایمان رکھنے کا اقرار کر رہا ہو۔ محض ایک ظاہری تعارض کی بنا پر منکر قرآن ٹھہرائیں"۔

(مودودی صاحب)

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں"۔
"میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

یورپ و امریکہ کی اسلام دشمن دُنیا میں علمِ تبلیغ بلند کرنے کی اگر کسی کو توفیق ہوئی تو صرف جماعت احمدیہ کو

اس جماعت کے خلاف ہنگامہ آرائی سے دنیا ملّت پاکستان کے متعلق کیا رائے قائم کریگی؟

ملک کے ایک سیاسی لیڈر محی الدّین غازی کا بیان

نوٹ:- ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں غازی صاحب موصوف کے تاثرات جماعت احمدیہ کے خلاف ایجی ٹیشن کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ کی دوسری قسط ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

(۲)

آج کی دنیا میں مذہب کی قدر و قیمت

آج کی دنیا میں اور یورپ و امریکہ کی متمدن اقوام کی نگاہ میں مذہب کی جو قدر و قیمت ہے ہم اس سے واقف ہیں۔ زبان سے مذہب مذہب کی رٹ لگانے والے اور مذہب کے نام پہ کٹ مرنے والے بھی مذہب کی روح سے جس قدر دور اور خالی ہیں وہ کسی کی نگاہ سے مخفی نہیں۔ متمدن اقوام کی مذہب بیزاری کا یہ عالم ہے کہ وہ مذہب کے نام سے تنفر کے ساتھ کانوں پہ ہاتھ دھر لیتی ہیں اور اس کے متعلق بحث و تمحیص اور غور و فکر تک تضیع اوقات خیال کرتی ہیں خصوصیت کے ساتھ مذہب اسلام کے متعلق ان کے نظریات مدعیوں کی مسلسل غلط فہمیوں کی وجہ سے ایسے عجیب غریب ہیں کہ وہ اس کا تصور بھی پسند نہیں کرتے۔

تبلیغ اسلام کا علَم کس نے بلند کیا؟

یورپ و امریکہ کی مذہب بیزار اور اسلام کی حریف دنیا میں علَم تبلیغ بلند کرنے کی کسی عالم دین یا کسی علمی ادارے کو توفیق نہیں ہوئی اسلام کے ۷۲ فرقوں میں سے اگر علَم تبلیغ ہاتھ میں لے کر کوئی اٹھا تو وہ یہی زوال و مضل کا فرد مرتد قادیانی ذرّیہ تھا۔

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رند قدح خوار ہوئے

تبلیغی مشن کی کامیابی

اس جماعت نے تبلیغی مقاصد کے لئے سب سے پہلے اسی سنگلاخ زمین کو چنا اور یورپ و امریکہ کا رُخ کیا اور ان کے سامنے اسلام کو اصلی و سادہ صورت میں اور اس کے اصولوں کو ایسی قابل قبول شکل میں پیش کیا کہ ان ممالک کے ہزارہا افراد دھڑا دھڑ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا سماں آنکھوں میں پھر گیا

انعام

ہم بجائے اس کے کہ اس جماعت کی حوصلہ افزائی کرتے اس مقدس مشن میں ان کا ہاتھ بٹاتے الٹے ان کو کافر و مرتد بنانے اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے درپے ہو گئے اور ان کے خلاف سارے پاکستان میں ایک فتنہ برپا کر کے رکھ دیا

"آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں"

تحریک حرب عقائد سے اسلام کی عالمگیر پوزیشن کو نقصان عظیم

یورپ و امریکہ اور تمام متمدن اقوام قادیانیوں کو دائرۂ اسلام میں داخل شریعت محمدیہ کا متبع اور حضور اقدس خاتم النبیین سرور دو عالم کے امتی کی حیثیت سے جانتی پہچانتی ہیں

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

اب آپ غور فرمایئے کہ اس فرقہ کے خلاف اس قسم کی مفسدانہ پاکستان گیر تحریک اور ایجی ٹیشن سے دنیا ملت پاکستان کے متعلق کیا رائے قائم کرے گی اور خود اسلام کے متعلق نہیں جا سکتا کہ رائے عامہ کا رخ کیا ہو گا۔ کم سے کم وہ اس خیال میں ضرور حق بجانب ہوں گے کہ جب مسلمانوں کا خود اپنے اور اسلام کے نام لیوا فرقوں کے ساتھ نارواداری کا یہ عالم ہے تو وہ پاکستان میں دوسرے مذاہب کے متبعین کا وجود کیسے برداشت کر سکتے ہیں اور غیر مذاہب کے پابند افراد پاکستان جیسے تنگ ماحول اسلامی ملک میں کیسے گزارہ کر سکیں گے۔ آپ باخبر ہوں گے کہ بھارت اسلام دشمنی کی وجہ سے دنیا میں کس قدر بدنام ہو رہا ہے اگر ہم حرب عقائد جیسے فتنوں کی پرورش کرتے رہیں تو فرمایئے کیا ہم بھارت سے زیادہ رسوا ہو کر نہیں رہ جائیں گے۔ اور پھر اس قسم کی حرکات سے پاکستان کی سالمیت اسلام کی عالمگیر پوزیشن اور خاکم بدہن خاتم النبیین کی شان رحمت للعالمینی پر جو حرف آئے گا۔ آپ میں ہمت ہے کہ آپ اس کا تصور بھی کر سکیں۔ یا لیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیا۔

اقوام عالم کا اسلام کی جانب فطری میلان

تہذیب و تمدن کے انتہائی نقطہ عروج پر پہنچنے کے باوجود دنیا بڑی دکھی ہے۔ وہ کرب اذیت اور ذہنی کشمکش میں مبتلا ہے اور اس ابتلاء سے نکلنے کے لئے راہ ڈھونڈ رہی ہے اور ذہنی و دماغی سکون کے لئے ادھر ادھر بھٹکتی پھرتی ہے۔ اس کی نگاہیں مذاہب عالم کا جائزہ لیتے لیتے کبھی کبھی اسلام کی جانب بھی اٹھ جاتی ہیں۔ اور وہ اس خیال میں کھو جاتی ہے کہ شاید یہاں اسے امن و سکون مل جائے۔ فرمایئے ان نازک لمحات میں بجائے اس کے کہ ہم اپنا روشن کردار دکھلا کر راہِ راست کی تلاش میں بھٹکنے والی دنیا کے لئے آسانی بہم پہنچاتے ہم تو اختلاف و نفاق کا گھناؤنا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور حرب و عقائد کا ایسا جہنم دہکا دے رہے ہیں کہ قریب آنیوالا اور دور ہو جائے

حرف آخر

ان حالات میں ملّت پاکستان اور حکومت پاکستان دونوں پر پاکستان اور اسلام دونوں کی جانب سے جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اس کو محسوس کرنا چاہیئے۔

ملت کا فرض ہے کہ وہ سیاسی و مذہبی مسائل میں کسی انتشار اور اسلامی طبقات میں کسی اختلاف کے قریب بھی نہ جائے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ سیاسی انتشار اور طبقاتی اختلاف کے فتنہ کو اس سے قبل کچل کر رکھ دے۔ کہ وہ سر اٹھا سکے۔

تاثرات کا ماحصل

تعالوا الی کلمة سواءٍ بیننا وبینکم

مرزا صاحب کے ادعائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانی جماعت کی تاویلات و تشریحات کے بعد جب نبوت بے معنی لفظ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تو اس پر اصرار اور اس ہنگامہ آرائی سے طرفین کو کیا حاصل دونوں کسی قابل قبول نقطہ پر بآسانی متفق ہو سکتے ہیں۔ اگر اسلام اور پاکستان کا مفاد پیش نظر ہو۔ تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم۔

(تاثرات محی الدین غازی اجمیری ہیرآباد حیدرآباد سندھ
(اے۔ آر انجم جرنلسٹ کے قلم سے)
۱۲ اگست ۱۹۵۲ء حیدرآباد سندھ)

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

بعض مستحق احباب مطالعہ الفضل کے بے حد مشتاق ہیں مگر چندہ ادا کرنے سے معذور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن دوستوں کو مالی یا قلبی وسعت دی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ازراہ کرم ان نادار دوستوں کا خیال کرتے ہوئے کچھ رقم دفتر ھذا میں بھجوا دیں تاکہ ان مستحقین کو پرچہ بھجوایا جا سکے۔ اگر رقم بھجوانے والے دوست چاہتے ہوں کہ ان کے نام تحریک دُعا کے لئے اخبار میں شائع کئے جائیں یا ان معذور دوستوں کو دعا کے لئے بتا دیئے جائیں تو اطلاع ملنے پر اس کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کے اصحاب ایسے اخبار جاری کروانے کے لئے رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا سکتے ہیں۔ (مینیجر)

"تمہیں کوئی حق نہیں کہ تاویلات سے کافر ٹھہراؤ" بقیہ صفحہ ۵ :-

گہ کیا وہ اہل قبلہ کی تکفیر کے متعلق اپنے پہلے خیالات میں تبدیلی کر چکے ہیں؟ کیا اب ان کے لئے وہ فعل جائز ہو گیا ہے۔ جس کے متعلق وہ خود لکھ چکے ہیں۔ کہ یہ "وہ ظالمانہ فعل ہے۔ جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے۔"

اگر انہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کر لی ہے۔ تو انہیں اس امر کا اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ کہ اب ہم نے اہل قبلہ کی تکفیر کے "ظالمانہ فعل کو اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن اگر وہ اب بھی اپنے پہلے ہی خیالات پر قائم ہیں۔ اور جو حوالے ان کے ہم نے درج کئے ہیں۔ ان سے وہ متفق ہیں۔ تو پھر وہ اللہ تعالےٰ کے خوف کو دل میں جگہ دے کر بتائیں۔ کہ ان کے گذشتہ خیالات کو جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ فتویٰ تکفیر سے کیونکر تطبیق دی جا سکتی ہے؟ جب ان کی قلمیں فتویٰ تکفیر کے "ظالمانہ فعل" کے لئے حرکت میں آئی تھیں۔ تو بقول مودودی صاحب کیوں وہ اس خیال سے کانپ نہ اٹھے۔ کہ وہ ایک ایسی جماعت کو کافر قرار دینے لگے ہیں۔ جو اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتی ہے۔ جب "خدا ہی جانتا ہے۔ کہ کس کے دل میں ایمان ہے اور کس کے دل میں نہیں۔" تو ان کا کیا حق تھا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے واضح اقرار کے باوجود اسے کافر ٹھہراتے۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ مودودی صاحب نے احرار وغیرہ کے ہنگاموں سے متاثر ہو کر اپنے خیالات کی خود ہی تردید شروع کر دی ہے۔

جماعت احمدیہ کا ہر فرد اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھنے کو موجب نجات یقین کرتا ہے۔ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے۔ کہ

(۱) "میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور میں کوئی کتاب بجز قرآن شریف کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں جو خاتم الانبیاء ہے۔" (انجام آتھم)

(۲) "ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں۔"

(نور الحق)

(۳) "جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے۔ وہ ہم پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور افتراء کرتا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

مودودی صاحب اگر اپنے پہلے خیالات پر قائم رہتے تو ان کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ مندرجہ بالا واضح اور غیر مبہم بیانات کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کو "کافر" اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی جرأت کرتے۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنے پہلے اقوال و افکار سے صاف پھر گئے۔ اور آج اسی فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس کے متعلق وہ خود لکھ چکے ہیں کہ "یہی وہ ظالمانہ فعل ہے جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے۔"

مصباح کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

رسالہ مصباح کے لئے ہمیں ایجنٹوں کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب اس کار خیر کے لئے اپنے اسماء سے مطلع فرماویں۔ لاہور۔ ملتان۔ لائل پور۔ سرگودھا اور جہلم کے احباب خصوصاً توجہ فرماویں۔

شرائط ایجنسی

(۱) کم از کم دس پرچوں پر ایجنسی دی جاتی ہے۔
(۲) کمیشن ۲۵ فی صدی دیا جاتا ہے۔
(۳) کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جاتا۔
(۴) حساب ماہ بماہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔
(۵) ایجنسی حاصل کرنے کے لئے امیر جماعت یا صدر کی سفارش آنی ضروری ہے۔

(امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

چودھری بشیر احمد صاحب آف افریقہ اطلاع دیں

مشرقی افریقہ سے میرے ہم سفر چودھری بشیر احمد صاحب پوسٹ ماسٹر دار السلام تھے۔ کراچی جہاز سے اترتے وقت شدت باراں نے ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اس کے بعد آج تک ہم باہم مل نہیں سکے۔ اگر وہ خود اعلان پڑھیں۔ تو عاجز کو مطلع فرما دیں یا کسی دوسرے دوست کو ان کا علم ہو۔ تو بھی مطلع فرما دیں بعض دوستوں کی امانتیں ادا کرنی ہیں۔ خاکسار فضل الٰہی بشیر واقف زندگی مبلغ مشرقی افریقہ

قیمت اخبار الفضل ـــ خریداران نوٹ فرمالیں

پاکستان کیلئے

چوبیس ۲۴ روپے	سالانہ یکمشت	سات روپے	سہ ماہی یکمشت
-/-/۱۳ "	ششماہی	-/۸/۲ "	ماہوار

شرح مذکورہ کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

ہندوستان سے روزانہ اخبار کی قیمت،

-/-/۳۵ روپے	سالانہ یکمشت	سات روپے	سہ ماہی یکمشت
-/-/۱۸ "	ششماہی "	-/-/۳ "	ماہوار

اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی ـــ اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

ہندوستان سے خطبہ نمبر کی قیمت

سالانہ -/۸/۱ یکمشت ماہوار دس آنے۔ جو رقم شرح مذکورہ کے خلاف آئے گی۔ اس کو دس آنہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائیگا۔

خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے

پانچ روپے سالانہ ـــ تین روپے ششماہی ـــ آٹھ آنے ماہوار

سمندر پار سے :- -/۳۳ روپے سالانہ۔ اس سے کم جو رقم آئے گی۔ اس کو تین روپے ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا۔

(منیجر الفضل)

اعلان دار القضاء

چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ وغیرہ ورثاء نواب محمد الدین صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے۔ کہ مرحوم کی دس کنال اراضی ان کے پسران کے نام بایں طور منتقل کی جائے۔ کہ چار کنال کے دو قطعات چوہدری محمد شریف صاحب و چوہدری محمد سعید صاحب کو اور دو کنال کا قطعہ چوہدری محمد تقی صاحب کو دیا جائے کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیں۔ بعد مدت مقررہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو جستجو ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ کریں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت

اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(منیجر الفضل)

احراریوں کا مقصد ملک میں انتشار پھیلانا اور عوام کو حکومت سے بدظن کرنا ہے

مسلمانوں کو وقتی جوش میں کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا چاہیئے جو ملک و ملت کیلئے مضر ہو

گوجرانوالہ کے اخبار "لاحول" کا اداریہ

گذشتہ تین ماہ حکومت عالیہ پاکستان کی آزمائش کے دن تھے۔ احرار جو کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو پاکستان تو کیا اس کی "پ" بھی میسر نہ آسکے گی۔ ختم نبوت کی آڑ میں ملک میں شور و شر پھیلانے اور کھویا ہوا اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور حکومت یہ جانتی تھی۔ کہ ان کے تار دہلی سے مولوی حبیب الرحمٰن ہلا رہے ہیں۔ جو پنڈت نہرو کے معتمد خاص بنے ہوئے ہیں اور حکومت یہ بھی جانتی تھی۔ کہ احرار جو کام کرتے ہیں۔ قوم یا اسلام کی خاطر نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے ذاتی وقار اور بگڑی ہوئی شہرت کو بنانے کے لئے کرتے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ شہید گنج جو خالص قومی اور اسلامی مسئلہ تھا۔ اور مسلمانوں کی موت و حیات کا سوال تھا۔ اس کو احراری لیڈروں نے اس لئے ادھورا چھوڑ دیا۔ اور عین موقعہ پر اس سے الگ ہوگئے کہ اگر یہ کامیاب ہوگیا۔ تو نام فدائے ملت حضرت مولانا ظفر علیخاں کا ہوگا۔ جو اس وقت اس تحریک کے قائد تھے۔ چنانچہ ایک چوٹی کے احراری لیڈر کا ایک خط کا عکس کبھی اخبار زمیندار میں شائع ہوا تھا۔ جس میں خود ساختہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اس تحریک سے علیحدہ رکھنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اور صاف لکھا تھا۔ کہ کام تو احرار کریں گے۔ لیکن نام مولانا ظفر علی خان کا ہو جائے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ اس پارٹی کے لیڈروں کا کردار ہے۔ کہ مسجد شہید گنج ایسے اہم مسئلہ کو جس پر لاہور کے مسلمانوں نے اپنی جانیں نچھاور کر دی تھیں اور یکی دروازہ کے باہر ان کے خون کی ندیاں بہہ گئی تھیں۔ محض اسلئے ادھورا چھوڑ دیا۔ کہ کام تو احرار کریں گے نام دوسروں کا ہو جائے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اس کے بعد اس پارٹی نے اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے جتنے بھی ہتھکنڈے اختیار کئے وہ ناکام رہے۔ شہید گنج کے مسئلہ پر قوم کے ساتھ غداری کرنیوالوں کو مسلمان کبھی بھی معاف نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ فرشتہ بن کر بھی آجائیں چنانچہ جب بھی احرار کوئی نئی تحریک شروع کرتے تھے۔ تو اخبار زمیندار لکھا کرتا تھا۔ کہ

نیا جال لائے پرانے شکاری
روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر

نمازی اپنے جوتوں سے رہیں ہوشیار

لیکن ہو نہ ہو یا بندہ آخر وہ ایک ایسا مسئلہ تلاش کر ہی لائے۔ جس سے وہ اپنا کھویا ہوا وقار بھی حاصل کرلیں اور دہلی کے مخالف پاکستان آقاؤں کو بھی خوش کرلیں۔ اور یہ دونوں مقاصد اس پارٹی نے قریب قریب حاصل کر ہی لئے ہیں۔ وقار تو خیر چند روزہ ہی ہے۔ کیونکہ جونہی انکا ساتھ دینے والوں پر یہ بھید کھل گیا۔ کہ احرار کا دوسرا مقصد حاصل ہو چکا ہے۔ اور وہ ملک میں بد امنی اور انتشار اور عوام اور حکومت میں بدظنی غلط فہمی اور ایک حد تک نفرت پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ جو ان کے دہلوی آقاؤں کے مد نظر تھا۔ تو وہ ان سے الگ ہو جائیں گے۔

ملک چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرا ہوا ہے۔ بھارت نے پاکستان کو گلے سے پکڑ رکھا ہے اور کشمیر ہضم کرنے کے لئے سرحدوں پر ساری فوج جمع کئے بیٹھا ہے۔ اور احرار حکومت کے خلاف عوام میں نفرت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور عوام سمجھنے لگے ہیں کہ حکومت دیدہ و دانستہ ایک جماعت کا ساتھ دے رہی ہے۔ اس کی پشت پناہی کر رہی ہے اور اسے کشتنی و گردنی زدنی قرار دینے میں لیت و لعل کر رہی ہے۔ جو مسئلہ ختم نبوت میں ان کے ہم خیال نہیں۔ اور اپنی تبلیغ کے وسیع وسائل اختیار کر رہی ہے۔ جس سے مسلمان اور خود ساختہ امیر شریعت کے ساتھی قطعاً غافل ہیں ان کے پاس دلائل کا ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔ اور اب وہ مجبور ہو کر دھینگا مشتی پر اتر آئے ہیں اور حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ وہ اس جماعت کا حقہ پانی بند کر دے ان پر کاروبار اور ملازمت کے دروازے بند کر دے۔ اور پھر ان کو دیس نکالا دیدے۔ لاحول ولا قوۃ

ایک مٹھی بھر جماعت سے سات کروڑ پاکستانی مسلمانوں کو خائف کرنے اور اس جماعت کی ناکہ بندی کرنے میں احرار پوری طاقت خرچ کر رہے ہیں۔ حالانکہ صاف اور سیدھی سی بات ہے اگر جماعت باطل پر ہے تو کس میرسی سے اپنی موت آپ مر جائے گی اسے اتنی اہمیت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر وہ راستی پر ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی۔ غلبہ اور قیام سلطنت کے منصوبہ کو نہیں روک سکتی معلوم نہیں احرار کو پاکستان کی وفاداری کا بار بار اظہار کرنے کا مروڑ کب سے اٹھا ہے۔ بانئے پاکستان قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالےٰ ان کی روح پر لاکھ لاکھ رحمتیں نازل فرمائے ان کے متعلق احرار جو کچھ کہا کرتے تھے۔ فحاشی کی ڈکشنری بھی اس سے شرمسار ہو جاتی تھی۔ اور ابھی چند ہی روز قبل کی بات ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا۔ "میں قائد اعظم ہوں۔ جاؤ جو کچھ میرا کر سکتے ہو۔ کر لو۔" اس پر بھی مسلمان انکی پاکستان ہمدردی کے قائل ہو جائیں تو یہ ان کی بد قسمتی ہے۔ جب ابھی ملک پر کوئی مصیبت آئے گی۔ احرار کے ہاتھوں آئیگی ذرا نوٹ کرلیں۔

مسئلہ ختم نبوت کی نوعیت اور اہمیت سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن اس کی باگ ڈور ایک ایسی پارٹی کے ہاتھ میں دے دینا جو اپنے وقار کے لئے سرگرم عمل ہو قرین دانش و عقلمندی نہیں مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا چاہیئے اور حکومت اس سلسلے میں جو کچھ کر رہی ہے یا آئندہ کریگی وہ مسلمانان پاکستان و مملکت پاکستان کے شایان شان ہوگا اور دنیا بھر میں اہمیت اور فوقیت حاصل کرنیوالا پاکستان قرین انصاف و دانش طرز عمل اختیار کریگا حکومت کسی بھی جماعت کو اس کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتی۔ احرار کو تبلیغ کا جواب تبلیغ سے دینا چاہیئے اور حکومت کو مجبور و پریشان کرنے یا عوام کو اس کے خلاف اکسانے کا طرز عمل ترک کر دینا چاہیئے۔

مسلمان عوام نہائت صائب رائے اور دانشمند ہیں اور وہ ہر معاملہ میں حکومت کا ساتھ دیں گے۔ اور پاکستان کی شہرت و سالمیت کو کبھی مجروح نہ ہونے دیں گے اور ہر معاملے میں ٹھنڈے دل سے سوچ بچار کریں گے اور وقتی جوش میں کوئی ایسا اقدام نہ کریں گے جو بعد میں انہیں کف افسوس ملنے پر مجبور کردے۔ وما علینا الا البلاغ

(اخبار لاحول گوجرانوالہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اخبار "آزاد" کے انتہائی دلآزار کارٹون کے خلاف صدائے احتجاج

ملتان

(۱) جماعت احمدیہ ملتان کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ احراری اخبار "آزاد" مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے مطالبہ نمبر کے اس سخت دلآزار کارٹون کی طرف مبذول کراتا ہے جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی سخت توہین کی گئی ہے اور جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کے دلوں کو انتہائی طور پر زخمی کیا گیا ہے ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اخبار کے خلاف کارروائی کرے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ملتان)

کراچی

"انجمن احمدیہ کراچی" لاہور سے شائع ہونے والے احراری ترجمان "آزاد" کے مطالبہ نمبر مورخہ ۱۱ ستمبر ۵۲ء کے سرورق کی جانب حکومت پنجاب کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ملتجی ہے کہ اس کارٹون سے جماعت احمدیہ کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ پاکستان سے پہلے اور پاکستان کے قیام کے بعد غالباً یہ پہلی مثال ہے کہ کسی مذہبی جماعت کے واجب الاحترام امام کے متعلق اور مرکزی حکومت کے قابل تعظیم رکن کے متعلق ایسا ایسا قابل مذمت اور ذلیل انداز مخالفت اختیار کیا گیا ہو۔

"انجمن احمدیہ" کراچی حکومت پنجاب کو خصوصاً اور حکومت پاکستان کو عموماً انصاف و امن کے نام پر متوجہ کرتی ہے کہ ایسے شر پسند عناصر کو جو پاکستان کی سالمیت کیلئے ایک مستقل خطرہ ہیں کب تک اپنی من مانی کرنے کی کھلی چھٹی دی جائے گی۔

"انجمن احمدیہ" کراچی حکومت پنجاب و حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ حکومت فوراً "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" کو نہ صرف ضبط قرار دے بلکہ حسب قانون اس قسم کے ارتکاب و جرائم کا استیصال کرتے ہوئے اس قماش کے اخبارات کے سلسلہ میں مناسب قانونی کارروائی کرتے ہوئے قرار واقعی سزا دے۔ نیز پاکستان کے کسی فرقہ و جماعت کے مذہبی رہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنا قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ اور ایسے جرائم کو تخریب پاکستان کے متعلق مساعی قرار دیتے ہوئے اسے ان جرائم میں شمار کیا جائے جو مملکت پاکستان کے خلاف ہیں۔

بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ اخبار آزاد میں شائع شدہ کارٹون پر نہایت اضطراب کا اظہار کر کے گورنمنٹ عالیہ پاکستان و صوبہ پنجاب سے مطالبہ کرتی ہے کہ مذہبی رہنماؤں پر اس طرح بے جا حملے کرنیوالے اخبار آزاد کو قرار واقعی سزا دے۔

فضل الرحمٰن نسیم انصار اللہ جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع شاہپور